اڈیشا کی تہذیب وثقافت

کرامت علی کرامت

تعارف : پروفیسر کرامت علی کرامتؔ اردو کے مشہور ومعروف شاعر اور نثر نگار ہیں۔ اپنے والد مولوی رحمت علی رحمتؔ کی طرح آپ کو بھی ریاضی پر عبور حاصل ہے۔ کرامت علی کرامت ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء کو کٹک میں پیدا ہوئے۔ اسکول کی تعلیم کے بعد کٹک کے راونشا کالج سے ایم ایس سی (ریاضی) کا امتحان پاس کیا اور اول پوزیشن حاصل کی۔ اس کامیابی پر آپ کو گولڈ مڈل سے نوازا گیا۔ سمبل پور یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ راونشا کالج کے وائس پرنسپل رہے اور کھلی کوٹ آٹونومس کالج میں پرنسپل کی حیثیت سے اپنے فرائض بھی انجام دیے۔ آپ کی کئی کتابیں مثلاً آب خضر، شعاعوں کی صلیب، اضافی تنقید، لفظوں کا آسمان (اڑیا سے ترجمہ) اور شاخِ صنوبر شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔ آپ اڈیشا کی تاریخ وتہذیب پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں۔ یہ مضمون اسی نوعیت کا ہے جو حد درجہ معلوماتی اور مفید ہے۔

مشرقی ہندوستان کا صوبۂ اڈیشا سماجی اور تہذیبی اعتبار سے عجیب وغریب صوبہ ہے۔قدیم دور سے لے کر ترقی یافتہ تہذیب وثقافت تک انسان کے حالات کی تبدیلی وترقی کے تمام آثار یہاں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کا فطری خزانہ مثلاً پہاڑ، جنگل، ندی، آبشار، جھیل اور سمندر کافی وسیع اور حسین وجمیل ہے۔جس کی گود میں یہاں کی تہذیب پروان چڑھی ہے۔ یہ تہذیب مختلف تہذیبوں کے میل ملاپ کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔ یہاں کے ساحلی علاقوں اور دیگر ہموار علاقوں میں ترقی یافتہ تہذیب وثقافت کی خوبیاں موجود ہیں لیکن دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں اب بھی آدی باسی کلچر کا بول بالا ہے۔

بعض ضلعوں میں تو آدی باسیوں کی اکثریت ہے۔آدی باسیوں کے مختلف قبیلے الگ الگ بولیاں بولتے ہیں۔ وہ آدی باسی جو شہروں سے قریب رہتے ہیں جن کا مہذب لوگوں سے رابطہ رہتا ہے یا جو لوگ کانوں اور کارخانوں میں مزدوری کرتے ہیں ان کے مالی اور سماجی حالات قدرے بہتر ہیں۔ ورنہ ابھی پہاڑی علاقوں میں ایسے آدی باسی قبیلے آباد ہیں جو نیم برہنہ رہتے ہیں۔جنگلی پھلوں، جڑوں، آم کی گٹھلیوں پر گزارہ کرتے ہیں۔سردیوں کے موسم میں آگ جلا کر اپنے آپ کو موذی جانوروں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ تیر وکمان سے جنگلی جانوروں کا شکار بھی کرتے ہیں اور جنگلی جانوروں کا مقابلہ بھی کرتے ہیں۔

رسم ورواج، عقیدے، شادی بیاہ، رہن سہن، رقص وموسیقی کے اعتبار سے آدی باسی کلچر اپنی ایک الگ شناخت رکھتا ہے۔ یہ لوگ نہایت سادہ لوح انسان ہیں۔ سیاہ فام ہونے کے باوجود دل بہت صاف وشفاف رکھتے ہیں۔ ہر قبیلے کی اپنی الگ تھلگ لوک کہانی ہوتی ہے اور ہر قبیلے کا دعویٰ ہوتا ہے کہ اس کے جدامجد سورج یا چاند کی اولادوں میں سے تھے۔بعض قبیلوں کے لوک گیتوں کو ڈاکٹر سیتا کانت مہاپاترا نے یکجا کر کے ان کا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے۔

اڈیشا کے بعض علاقوں میں قدیم عہد کے آثار دریافت ہوئے ہیں۔جن علاقوں میں یہ چیزیں ملی ہیں ان سب کا تعلق اڈیشا کے آدی باسی علاقوں مثلاً میوربھنج، کیونجھر، سندرگڑھ، کوراپوٹ، کالاہانڈی، بولانگیر، انگول، ڈھینکانال وغیرہ سے ہے۔اسی طرح چٹانوں اور گپھاؤں میں نقش ونگار اور مصوری کے قدیم نمونے بھی ملے ہیں۔ان نمونوں میں سے کالاہانڈی، کوراپوٹ کی سرحد پر واقع گوڑاہانڈی، بیل پہاڑ کے قریب وکرم کھول، کھریار کے قریب جوگی مٹھ اور ضلع سندرگڑھ کے بعض قدیم نقش ونگار خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔

ماضی میں اڈیشا کا نقشہ کبھی یکساں نہیں رہا۔ یہ وقت اور حالات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بدلتا رہا ہے۔ اڈیشا جو کبھی گنگا سے لے کر گوداوری تک پھیلا ہوا تھا، کبھی یہ مختلف راجاؤں کے زیر حکومت مختلف علاقوں میں بٹ گیا۔ کبھی یہ ''اوڈر'' کہلاتا تھا۔ بعد میں کلنگا، اتکل، اڈیشا کہلانے لگا۔ کبھی اس کے کچھ حصے بنگال کے افغان حکمرانوں کے زیر حکومت رہے تو بعد میں مغلوں اور مرہٹوں کے قبضے میں آگیے۔ کچھ جنوبی حصے گولکنڈا کے علاقے میں شامل تھے تو بعد میں اورنگ زیب کی حکومت میں شامل ہو گیے۔ انگریز حکمراں کافی دیر سے یعنی ۱۸۰۳ء میں اس پر قابض ہویے۔ لیکن اہل اڈیشا کی مسلسل جد و جہد کی وجہ سے انگریزوں نے ۱۹۳۶ء میں اڈیشا کو ایک الگ صوبہ بنادیا۔ اس جدوجہد کی ابتدا مدھوسودن داس نے کی تھی۔ آزادی کے بعد جب ولبھ بھائی پٹیل کی کوششوں سے تمام رجواڑے مل گیے تو صوبۂ اڈیشا موجودہ شکل میں ابھرا جس کی اکثریت اڑیا زبان بولنے والوں کی ہے لیکن یہاں اردو، بنگلہ، تیلگو بولنے والے بھی موجود ہیں۔

اڈیشا کے آدی باسی علاقوں کے کلچر سے ہٹ کر یہاں کے ساحلی علاقوں کی تہذیب وثقافت کی روایت بھی بہت قدیم اور عظیم ہے۔ کلنگا کے شاہی خاندان سے دریودھن کے گھریلو رشتے اس بات کا ثبوت ہیں۔ کلنگا کے راجا نے چھے ہزار رتھ اور دس ہزار ہاتھی لے کر دریودھن کے ساتھ کوروکھشیتر کی جنگ میں حصہ لیا تھا۔ اسی طرح کلنگا کے بادشاہ چیتک نے اڈیشا مہابیر کو دعوت دی تھی جو کئی مرتبہ یہاں آیے تھے۔ جین بادشاہوں میں کھار بیلا کا نام سب سے اہم ہے۔ بھوبنیشور میں موجود اودے گری اور کھنڈ گیری کے علاوہ کیونجھر کے رام چنڈی، بھدرک کے چرمپا، کوراپوٹ کے کچیلا اور میوربھنج کے باری پدا وغیرہ علاقوں میں جین مذہب کے قدیم آثار پایے جاتے ہیں۔ جب اشوک نے کلنگا پر حملہ کیا تو جنگ میں بے شمار سپاہی مارے گیے۔ اشوک کو اس کا بے حد افسوس ہوا اور انھوں نے یہاں بدھ مذہب اختیار کیا اور اس کی خوب تبلیغ کی۔ اڈیشا کے لانگوڑی پہاڑ، دھولی گری، رتنا گری ،للت گری، بدھا کھول وغیرہ علاقوں میں بدھ کلچر کے آثار قدیمہ اب بھی موجود ہیں۔

ہندوؤں کے چار دھاموں میں سے جگن ناتھ پوری کو ایک اہم دھام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رتھ یاترا کے دوران سال میں ایک بار جگن ناتھ جی کو رتھ پر بٹھا کر سامنے لایا جاتا ہے۔

زمانۂ قدیم میں اڈیشا کی بحری تجارت کا دائرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ کلنگا میں تامرلیپی، چلی تالو، پالورا اور پتھونڈا اہم بندرگاہیں تھیں۔ ان بندرگاہوں کے راستوں سے اڈیشا کے تاجر سری لنکا، جاوا، سماترا، بورنیو وغیرہ ملکوں کو

جایا کرتے تھے۔ یہ لوگ یہاں سے لوہا، کانسا، نمک، ادرک، لہسن، ہاتھی کے دانت وغیرہ لے جایا کرتے تھے اور ان ملکوں سے مونگا، جواہر سونا چاندی وغیرہ لے کر واپس آتے تھے۔ اڈیشا کی تامرلپی بندرگاہ کے راستے سے چین کے سیاح فاہیان سری لنکا ہوتے ہوے چین واپس ہوے تھے۔ محمد شاہ تغلق کی فوج کے ساتھ مسلمان پہلی بار اڈیشا کے علاقہ جاج پور تک آیے۔ راجہ مکند دیو سے اکبر بادشاہ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ مکند دیو کو شکست دے کر بنگال کے افغان نواب سلیمان کرہانی نے اڈیشا کو اپنی حکومت میں شامل کرلیا۔ جب مغلوں نے بنگال کو فتح کیا تو اڑیسہ بھی مغلوں کے زیر حکومت آ گیا۔ پھر مسلمان سیاح، بزرگانِ دین اور تاجر یہاں آتے رہے اور اس طرح مسلمان اڈیشا کے تمام علاقوں میں پھیل گیے اس طرح اڈیشا میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملی جلی تہذیب و ثقافت کی بنیاد پڑی۔ ہندووں میں 'ستیہ پیر پالا' اسی تہذیبی میل ملاپ کا نمونہ ہے۔ قدم رسول (کٹک) مزار جلال الدین بخاری (کائی پدر) بھوجا کھیا پیر (بالیسر) وغیرہ مزاروں میں ہندو زائرین کافی تعداد سے جاتے ہیں۔ اڈیشا میں سب سے پرانی مسجد دیوان بازار، کٹک کی تاتارخاں شاہی مسجد ہے۔ اس کے علاوہ کٹک میں واقع قدم رسول ایک اہم مسلم عمارت ہے۔ جسے شجاع الدین محمد خاں نے بنوایا تھا۔ اسی طرح سونگڑہ کے محلّہ دریاپور میں واقع جامع مسجد کا شمار اڈیشا کے آثارِ قدیمہ میں ہوتا ہے۔

غرض کہ اڈیشا کی ایک عظیم سماجی اور تہذیبی روایت رہی ہے۔ اس کے فطری مناظر مثلاً چلیکا جھیل، چندر بھاگا، گوپال پور، پوری، چاندی پور اور پارادیپ کے سمندری ساحل، گرم چشمہ، پردھان پاٹ کا آبشار، بڑا اور چھوٹا گھا گرا، جھیل اور بے شمار درختوں سے گھرا ہوا چڑیا گھر "نندن کانن"، ہمیں دعوتِ نظارہ دیتے ہیں۔

★★★

سوالات

۱۔ آدی باسی لوگ کس طرح کی زندگی گزارتے ہیں؟
۲۔ اڑیسہ میں آدی باسی علاقے کون کون سے ہیں؟
۳۔ کس سال انگریزوں نے اڑیسہ پر قبضہ کیا؟
۴۔ اڑیسہ میں اڑیا زبان کے علاوہ اور کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟
۵۔ اڑیسہ کے کن علاقوں میں جین مذہب کے آثار پایے جاتے ہیں؟
۶۔ اڑیسہ کی سب سے پرانی مسجد کون سی ہے؟
۷۔ قدم رسول کی عمارت کس نے تعمیر کرائی تھی؟
۸۔ اڑیسہ کے کون کون سے سمندری علاقے سیر و تفریح کے لیے مشہور ہیں؟

مشق

ا۔لفظ و معنی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صوبہ	ریاست،اسٹیٹ	آثارِقدیمہ	پرانے نشانات،تاریخی کھنڈرات
اکثریت	تعداد میں زیادہ، کثرت	دھام	گھر۔مکان
قبیلہ	گروہ،جتھا	شرف	بزرگی،عزت
مہذب	نیک خصلت۔تہذیب یافتہ	تاجر	تجارت کرنے والا
موذی	تکلیف پہنچانے والا	سیاح	ملک ملک گھومنے والا
موسیقی	گانا بجانا۔گانے بجانے کا علم	زائرین	زائر کی جمع ہے۔زیارت کرنے والے
سادہ لوح	بھولا بھالا،نادان	گپھا	غار
سیاہ فام	کالاکلوٹا	رقص	ناچ
جدِّ امجد	پردادا	بحری	سمندری
یکجا	ایک جگہ،اکٹھا	چشمہ	پانی کا سوتا
قابض	قبضہ کرنے والا	قدیم	پرانا

۲۔ لکیر کھینچ کر صحیح تعلق قائم کیجیے:

الف	ب
اتکل	جھیل
کوروکھشیتر	سلیمان کرہانی
اشوکا	شجاع الدین محمد خاں
قدم رسول	فاہیان
چلیکا	جین بادشاہ
کھاربیلا	بدھ مذہب کی تبلیغ
چینی سیاح	دریودھن
بنگال کے نواب	اڑیسہ

۳۔ حروف کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک ''حرفِ جار'' ہے۔ جن کی مدد سے الفاظ جڑ کر جملے بنتے ہیں اور موضوع یعنی معنی دار ہوتے ہیں۔ میں، سے، پر، تک، کو وغیرہ حروف جار ہیں۔ ذیل کے جملوں میں جہاں جہاں حروف جار ہیں ان کے نیچے پنسل سے لکیر کھینچیے۔ مشرقی ہندوستان کا صوبہ اڈیشا سماجی اور تہذیبی اعتبار سے عجیب وغریب صوبہ ہے۔ جب اشوکا نے کلنگا پر حملہ کیا تو بے شمار سپاہی مارے گیے۔ محمد شاہ تغلق کی فوج کے ساتھ مسلمان پہلی بار اڈیشا کے علاقہ جاج پور تک آیے۔

۴۔ ذیل کے الفاظ کی جمع لکھیے:

ندی۔ علاقہ۔ قبیلہ۔ حالت۔ اثر۔ منظر۔ ضلع

۵۔ آپ کے لیے کام:

اردو پروجیکٹ کاپی میں اڈیشا کا نقشہ چسپاں کیجیے اور ذیل کے علاقوں کو الگ الگ رنگ دے کر واضح کیجیے۔ کٹک۔ میوربھنج۔ انگول۔ بھدرک۔ سمبل پور۔